REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۴۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ راخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل میں شائع شدہ ۸ ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اس سے دو روز قبل کی اطلاع میں کسی قدر ضعف محسوس کرنے اور عام طبیعت اچھی ہونے کا ذکر ہوا ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۲۲ راخاء - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ شدید ضعف محسوس فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

★ ـــ الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ؛

۷ ر شوال ۱۳۹۴ ہجری — ۲۴ راخاء ۱۳۵۳ ہجری شمسی — ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۷۴ء

قادیان میں عید الفطر کی مبارک تقریب اور جمعۃ المبارک کا اجتماع

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور پُر لطف خطبہ دیا!

قادیان ۱۷ راخاء (اکتوبر) کل یکم شوال ہونے پر مقامی طور پر پورے اسلامی طریق پر عید الفطر کی مبارک تقریب کا انعقاد ہوا۔ مسنون طریق پر عید کا دوگانہ پڑھانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مختصر مگر بڑا ہی پُر لطف اور رُوح پرور خطبہ دیا۔ اور بعد میں اجتماعی دُعا کرائی۔ اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تمام احبابِ جماعت کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور عید مُبارک کا تحفہ پہنچایا۔ اجتماعی دعا کے بعد احبابِ جماعت ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور عید مبارک کے تحفے کا تبادلہ کیا۔ اس موقعہ پر قادیان اور اس کے مضافات سے احمدی احباب کے علاوہ ایک معقول تعداد میں وقتی طور پر ٹھہرے ہوئے گوجر قوم کے مسلمانوں نے بھی نمازِ عید میں شرکت کی۔ خطبہ سُنا اور جماعت کی طرف سے پیش کردہ عید مبارک کا سپیشل کھانا تناول کیا اور خوشی خوشی قادیان سے روانہ ہوئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق تمام مقامی مرد و زن پارک خواتین متصل بڑا باغ بہشتی مقبرہ میں ٹھیک ۹ بجے نمازِ عید ادا کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ جہاں خاطر خواہ طور پر دریاں بچھا دی گئی تھیں۔ [illegible] مستورات کے لئے تسلی بخش طور پر پردہ کا انتظام تھا۔ خطیب کی آواز سب تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام موجود تھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سوا نو بجے تشریف لائے۔ سب سے پہلے آپ نے مسنون طریق پر نمازِ عید کے دو نفل پڑھائے۔ بعدہٗ ایک جامع رُوح پرور لطیف خطبہ دیا۔ تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنی زندگیوں میں پھر ایک بار رمضان المبارک کا مہینہ دکھایا۔ اور ہمارے لئے اپنے فضل سے یہ سامان اور موقعہ بہم پہنچایا کہ ہم اس بابرکت مہینہ کی غیر معمولی برکات سے فائدہ اُٹھائیں۔ خلاصہ اس ساری برکات کا جو رمضان المبارک کے دنوں میں روزے رکھنے، صدقات دینے، قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے، اپنی زبان کو بدکلامی اور فحش گوئی سے بچانے اور بنی نوعِ انسان کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کا قرآنِ کریم کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اللہ تعالیٰ کا صحیح تقویٰ حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ کی رضا میسّر آئے۔ پھر فرمایا کہ میں قریب ہوں۔ جو کوئی میرے پاس آنا چاہے، میرا قرب حاصل کرنا چاہے میں اُسے مِل جاتا ہوں۔

گویا خدا کا اپنے بندے کو مل جانا، اُس کی رضا حاصل ہو جانا خلاصہ ہے رمضان المبارک کی تمام ریاضتوں، عبادتوں اور شب بیداریوں کا۔ اور اُن تمام قسم کی برکات کا جو رمضان اپنے ساتھ لاتا ہے۔

پھر یہ خدا تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اپنے بندوں کی ان عبادتوں اور دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ جو نہ جانے کتنی خامیاں اپنے اندر رکھتی ہیں پھر بھی وہ ستّار اپنی ستّاری کے صدقے انہیں قبول کرتا اور اپنے بندوں کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ڈھانپ لیتا ہے اور اُن کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کی روشنی میں ہر نماز میں قرآن کریم کی پہلی سورۃ یعنی سورۃ الفاتحہ لازمی طور پر پڑھی جاتی ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پڑھنا نماز کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اگر کوئی نماز اس مبارک سورۃ کے پڑھے بغیر ادا کی جاتی ہے تو رسول اللہ صلعم کے ارشاد کے مطابق وہ نماز ناتمام ہے۔ اس سورت مبارک کا آغاز جن پُر لطف الفاظ میں کیا گیا ہے وہ ہیں الحمد للہ ربّ العٰلمین جن کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کہتا ہے کہ اے میرے بندو! دنیا ایک ایسی جگہ ہے جو طرح طرح کی آزمائشوں، امتحانوں کی جگہ ہے۔ انسان سدا صحت مند نہیں رہتا۔ اور نہ ہی سدا بیمار رہتا ہے انسانی زندگی مختلف حالات سے گذرتی ہے۔ ایک حالت اور دَور کے بعد دوسری حالت اور دُوسرا دَور آتا ہے یہ بدلتی حالتیں جس طرح افراد کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ ایسے ہی عُسر و یسر کا زمانہ قوموں پر بھی آتا ہے۔ کبھی فراخی کا وقت آیا تو کبھی تنگی کے سبب خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کی آزمائش ہوئی

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا، اس قسم کی آزمائشوں کے وقت میں اسلام نے جو ہدایت دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا التزام فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ خدا کا بندہ ہر حالت میں خواہ عُسر ہو یا یُسر، صحت ہو یا بیماری، کسی کے ہاں پیدائش ہو یا کسی کی وفات ہر بندے کے مُنہ سے بس یہی لفظ نکلنے چاہئیں کہ الحمدُ للہ ربّ العٰلمین۔ الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ پس خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق، قرآن کریم کے پیش کردہ الٰہی اصولوں کے مطابق، خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے یہی کہتا ہے کہ جب ہم نے تم کو چُنا ہے اور تم الٰہی سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو یاد رکھو کہ پھر تم سے وہی سلوک بھی ہوگا جو قدیم سے الٰہی جماعتوں اور رُوحانی سلسلوں کے از سے ہوتا آیا۔ وہ یہی کہ ہم ایسے لوگوں کو خوف۔ بھوک۔ مالوں، جانوں اور ثمرات کے نقصان سے خوب آزماتے ہیں۔ لیکن مومنوں کو ان سب آزمائشوں میں ڈالنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ میں نے تم کو بھلا دیا ہے یا چھوڑ دیا ہے یا میری رحمت سے تم دور جا پڑے ہو۔ بیشک انفرادی طور پر ایسے اوقات میں بھی انسان سے کمزوریاں سرزد ہو سکتی ہیں مگر اس کے حضور بار بار جھکنے، اس کے آستانہ پر بار بار توجہ کر کے رُجوع کرنے اور لوٹنے سے اور استغفار کرنے سے خدا تعالیٰ کی رحمتیں اسے اپنے فضل میں ڈھانپ لیتی ہیں ـــ!!

پس یہ جو بندوں کو خدا آزماتا ہے تو اس کے پیچھے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت ہی کارفرما ہوتی ہے۔ وہ اپنے بہت بڑے فضل اپنے بندوں پر نازل کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن ہر قسم کے امتحانات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے۔ اگر [illegible] کی رحمت مومنوں کے پیچھے نہ ہو تو [illegible] بھی نہ جی سکیں۔ امتحان [illegible] نہیں [illegible] مر جائیں یا مٹا دیئے جائیں [illegible] تعالیٰ کے قرب میں [illegible] - اس کی رضا اور خوشنودی

مالک ملاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

احباب جماعت کے نام عید مبارک کا روحانی تحفہ

اور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

قادیان ۱۹ ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب ہندوستان کو عید مبارک موقعہ پر بذریعہ تار

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور عید مبارک کا تحفہ ارسال فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں آپ سب کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور چاکرانہ دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ تمام کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے آمین۔

اس سلسلہ میں حضور انور کے یکے بعد دیگرے دو تار یہاں موصول ہوئے۔ پہلا تار تو بذریعہ لنڈن اور دوسرا تار براہِ راست لاہور سے موصول ہوا جس سے احباب اندازہ فرما سکتے ہیں کہ حضور انور کو ہم عاجز خدام کا کس قدر خیال ہے۔ اور حضور ہم سب کو کس طرح اپنی پُرشفقت دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ احباب جماعت بھی اپنے محبوب امام ہمام کے لئے التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کے مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے اور حضور کی مؤید من اللہ قیادت میں جماعت تمام مشکلات اور وقتی ابتلاؤں سے پورے طور پر سرخرو ہو کر نکلے اور اپنی روحانی منزلِ مقصود کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ قدم آگے بڑھاتی چلی جائے۔ اور اسلام کے موعود روحانی غلبہ کے دن جلد از جلد قریب آئیں اور ہم سب کو حضور انور کی روحانی قیادت میں زیادہ سے زیادہ دینی خدمات بجا لانے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین ثم آمین ؛

انہیں حاصل ہو۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسے وقت میں خوشی خوشی قربانیاں کرتے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے امیدوار ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کا مستقبل روشن ہوتا ہے۔ وہ اپنی قربانیوں کے ساتھ اپنی جماعت کو بھی اور اپنے خاندانوں کو بھی چار چاند لگاتے ہیں۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی روشنی کا مینار ثابت ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب بندوں کا امتحان لیتا ہے تو اس لئے نہیں کہ وہ اپنی رحمت سے دور لے جائے بلکہ اس لئے کہ وہ مٹھی بھر جَو دینے والے وہ مٹھی بھر کھجوریں خدا تعالیٰ کی راہ میں لا کر پیش کر دینے والے دوسرے وقتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل کا ایسا کرشمہ دیکھیں کہ انہیں میں سے کچھ لوگ کسریٰ کے کنگن پہن رہے ہوتے ہیں۔ اور اس رومال میں تھوک رہے ہوتے ہیں جس رومال کو ہاتھ میں لیکر کسی وقت ایران کا بادشاہ کسریٰ تخت پر بیٹھتا رہا۔ پس خدا کی منشاء مومنوں کو آزمائش میں ڈالنے کی بس یہی ہوتی ہے کہ وہ اس کی رضا کے لئے اپنی زندگیاں گزاریں۔ اور ہر حالت میں اس پر راضی رہیں اور کبھی ملول نہ ہوں۔

سنتِ نبوی کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے موقعہ پر فرمایا کہ یہ خوشی کا موقعہ ہوتا ہے، اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہنو، ہنستے چہروں سے ملو، اس لئے میں بھی آپ سے یہی کہتا ہوں کہ ہمارے چہروں پر اگر ہمارا مخالف سلوٹیں دیکھتا ہے، مُردنی دیکھتا ہے، چھپی ہوئی مسکراہٹ دیکھتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے کہ ہاں ہم نے اس قوم کو اس کے مقصود سے ہٹا دیا۔ مگر مومن تو ہر حالت میں آگے ہی آگے بڑھتے ہیں۔ وہ ہر حالت میں خدا کو یاد کرتے ہوئے منہ سے یہی کہتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وہ خدا کے لئے مسکراتے ہیں، خدا کے لئے ان کے چہرے بشاشت ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے دل اس یقین سے پُر ہوتے ہیں کہ خدا ہی ان کا بہترین آقا ہے۔ اور بہترین مددگار ہے۔ آپ نے فرمایا بس آج کا خطبہ میں انہی الفاظ پر ختم کرتا ہوں کہ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

حضور انور کا عید مبارک کا پیغام

خطبہ ثانیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق براستہ لنڈن آمدہ اطلاع ہے کہ حضور انور بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں اور حضور اقدس نے اس عید کے مبارک موقع پر بذریعہ تار تمام احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور عید مبارک پہنچانے کا روحانی تحفہ بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ اور چاکرانہ دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ تمام کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے۔

دیگر احباب کی تاریں

اسی طرح محترم مرزا خورشید احمد صاحب نے بھی احباب کرام کو السلام علیکم اور عید مبارک کا تار ارسال کیا ہے۔

ان کے علاوہ لاہور سے میاں عباس احمد صاحب، کراچی سے صاحبزادی امۃ الرفیق صاحبہ وحضرت اللہ پاشا صاحب۔ رنگون مشن سے احبابِ جماعت رنگون کی طرف سے، حیدرآباد دکن سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے اور حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم کے بیٹے محترم علی محمد الٰہ دین صاحب نے عید مبارک اور السلام علیکم کہہ کر اپنے لئے اور اپنے لواحقین کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

سب کے لئے دعا

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مقامی بیماروں کے لئے دعا کریں۔ وہ اپنی بیماری کی وجہ سے عید پر نہیں آسکے۔ سب سے بڑھ کر اسلام کی ترقی کے لئے ہمیں خصوصیت سے دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کرے اور اسلام کی تعلیم ساری دنیا میں پھیلانے کا جو فریضہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ پر عائد کیا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے بہتر سامان کرتا چلا جائے اور تمام درمیانی روکوں کو اپنے فضل سے دور کر دے۔ ہم احمدی جو خدا تعالےٰ کے نہایت عاجز اور گنہگار بندے ہیں، ہنسی خوشی ہر قسم کی قربانیاں اس کے دین کی اشاعت کے لئے دینے کی توفیق پاتے چلے جائیں۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے پوری جد وجہد سے کام لیں۔ اور پھر خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب کو قبول فرمائے۔ آمین۔

نماز جمعہ بھی ہوگی

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے یہ بھی اعلان کیا کہ آج عید کا دن ہے۔ فقہی مسئلہ کے لحاظ سے دونوں طریق ہیں۔ کہ اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو عید کی نماز ادا کرنے کے بعد مسلمانوں کی مرضی ہے کہ وہ پھر جمعہ کی نماز بھی عام طریق پر ادا کریں یا صرف ظہر کی نماز اپنی اپنی مساجد میں ادا کریں۔ لیکن چونکہ ہماری جماعت کا طریق یہی چلا آیا ہے کہ ایسے موقعہ پر ہم پہلے عید بھی پڑھا کرتے ہیں اور جمعہ کے وقت میں باقاعدہ جمعہ کی نماز بھی ادا کیا کرتے ہیں۔ اس لئے آج بھی اسی طریق پر عمل ہوگا۔ البتہ حضرت امیر صاحب مقامی کے حکم اور فیصلہ کی تعمیل میں بجائے سوا ایک بجے خطبہ جمعہ شروع ہونے کے آج یہ خطبہ پونے ایک بجے شروع ہوگا، تا بعد فراغت احباب جماعت عید کی دیگر مصروفیات اور اپنے پروگراموں میں بسہولت حصہ لے سکیں۔

اجتماعی دعا

دوسرا خطبہ مکمل کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام احباب سمیت پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ اس دعا سے قبل آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور اس کی خاص عنایات اور فضل آپ کے محافظ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اور ہمارے پیارے آقا کو دشمن کے ہر شر سے، ہر مکر سے اور ہر مخالفانہ تدبیر سے اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور آپ کی شاندار قیادت میں جماعت ترقیات کی منازل تک تیزی سے بڑھتی چلی جائے آمین۔

عید مبارک کے تحفے کا تبادلہ

اجتماعی دعا کے بعد تمام احباب نے حضرت امیر صاحب مقامی اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر عید مبارک کے تحفے کا تبادلہ کیا۔ اس طرح قادیان میں عید الفطر کی مبارک تقریب نہایت خوش اسلوبی اور سراسر روحانی ماحول میں پرسوز دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نمازِ جمعہ

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا وقت مقررہ پر احباب جماعت مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ کے لئے مع مستورات جمع ہوئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے پہلے جمعہ کا خطبہ دیا اور اس کے بعد نمازِ جمعہ پڑھائی۔

اللہ تعالےٰ ان سب عبادتوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اور سب افرادِ جماعت پر اپنی بے پایاں رحمتوں اور برکتوں کی بارش برسائے اور سب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛

قسط ۲

تحریفِ قرآن کا بے بنیاد بہتان اور اس کا مدلل جواب

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

قبل ازیں ہم بدر کی ایک گذشتہ اشاعت میں غیر احمدی علماء کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر تحریف قرآن کے بے بنیاد بہتان کے رد میں ان کی طرف سے پیش کی جانے والی بعض غلط آیات کی حقیقت بیان کر چکے ہیں۔ اب بعض مزید آیات کے متعلق بھی کچھ عرض ہے۔ گذشتہ تشنبدات میں مولانا محمد اسماعیل صاحب نے بھی کچھ تحریر فرمایا ہے اور "مرزا صاحب کی قرآن کریم میں تحریف لفظی کے چند نمونے" کے عنوان کے تحت چار مزید آیات بھی پیش کی ہیں جو دوسرے معترض کی کتاب سے نقل کی ہیں۔ لاہور کے غیر احمدیوں نے لکھا ہے کہ :-

"ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کو قرآن بالکل نہیں آتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی کتب میں کثرت سے آیات قرآنی غلط لکھی ہوئی ہیں۔ آپ جس کتاب کو اٹھائیں اس میں آیات قرآنی بیشتر غلط پائیں گے اب مرزائیوں کی طرف سے یہ لغو عذر پیش کیا جاتا ہے کہ کتابت کی غلطیاں ہیں ...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ مرزائیوں کو قرآن آتا ہے (یہ بالکل صحیح ہے) اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہیں اور نہ ہی مرزا صاحب کو"

(پاکٹ بک صـ ۲۳۸)

اس کے ساتھ صرف سات آیات بطور نمونہ درج کی ہیں جن میں سے بعض کا جواب ہم دے چکے ہیں۔ بقیہ آیات حسب ذیل ہیں

(۱)۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب اڑیسوی نے حقیقۃ الوحی صـ ۱۵ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نقل کردہ ایک آیت یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام دے کر صحیح آیت اس طرح دی ہے ھل ینظرون الا ان یاتیھم فی ظلل من الغمام۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت اقدس ؑ کے نقل کرنے میں کسی لفظ کی کمی بیشی ہو گئی ہے تو یہ بے حقیقت امر ہے۔ یہ تحریف نہیں۔ اگر اس کا نام تحریف قرآنی ہے تو اس تحریف کے مرتکب اسی آیت میں مولانا صاحب خود بھی ہیں کیونکہ انہوں نے اصل آیت میں اللہ کا لفظ درج نہیں کیا۔ صحیح آیت ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام ہے۔ ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

(۲)۔ دوسری آیت وجعلنا منھم القردۃ والخنازیر پیش کی گئی ہے۔ اس میں وجعلنا کی بجائے اصل لفظ جعل ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ غلطی بھی سبقت قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کی تبدیلی سے حضرت اقدس کو کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

(۳)۔ براہین احمدیہ سے معترض نے قد انزل اللہ علیکم کو پیش کیا ہے۔ اصل آیت میں علیکم کی بجائے الیکم ہے۔ یہ بھی متشابہات میں داخل ہے اور سبقت قلم کا نتیجہ ہے۔

(۴)۔ ایک مثال وان لم تفعلوا وتفعلوا کی پیش کی گئی ہے۔ اس میں لفظ لن درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ اصل میں ہے ولن تفعلوا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کتابت میں آنے سے رہ گیا ہے جیسا کہ ہم نے مولانا محمد اسماعیل کی درج کردہ آیت میں لفظ اللہ کا ترک دکھایا ہے۔

(۵)۔ ایک مثال تحریف کی یہ پیش کی گئی ہے کہ حضرت اقدس ؑ نے نور الحق حصہ اول صـ ۲۶ وغیرہ پر ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ کی بجائے جادلھم بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ سبقت قلم کی وجہ سے الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے معترض نے یہ نہیں بتلایا کہ اگر حضرت اقدس ؑ نے اس میں عمداً تغیر و تبدل فرمایا ہے تو اس سے کونسا فائدہ منصور تھا؟ اور اگر مدعا یہ ہے کہ حضور کو قرآن کریم نہ آتا تھا تو اس میں تو بڑے بڑے ماہر حفاظ بھی آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ اور معترض صاحبان بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکے۔ باوجود حفظ و تکرار کے اس میں غلطیاں عام معمول ہیں۔ جن سے بچنا کار دارد ہے۔ اور ایک ایسے مصنف کے لئے تو بڑا ہی دشوار کام ہے جس کا رات دن کا کام ہی تصنیف ہے۔

بعض معترضین نے صرف سات یا دس آیات اپنے زعم میں پیش کی ہیں اور بعض نے تو یہ ڈینگ ماری ہے کہ

"کثرت سے آیات قرآنی غلط لکھی ہوئی ہیں۔" اور پھر اس سے بھی بڑھ کر اسے اس طرح مبالغہ بنایا ہے کہ

"آپ کی جس کتاب کو اٹھائیں اس میں آیات قرآنی بیشتر غلط پائیں گے۔"

اور پھر یہی معترض کسی لفظ کے نقل کرتے وقت رہ جانے کا جواب اپنی طرف سے دیتے ہوئے تسلیم کرتا ہے کہ

"یہ اعتراض احمقانہ ہے بھلے مانسو! جب کہ ..... کتاب میں جو اصل ہے یہ لفظ موجود ہے اور تم اسے آنکھوں سے دیکھ رہے ہو تو اگر کسی ناقل نے غلطی سے اسے نقل نہ کیا ہو تو اس سے اصلی کتاب کیسے مشکوک ہو جائے گی"

(ب) "دیکھیئے تمہارے "حضرت نبی اللہ" مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں قرآن مجید کی سو کے قریب آیات غلط الفاظ میں نقل کی ہیں۔ کہیں لفظ کم کر دیا کہیں زیادہ کر دیا۔ اس سے کوئی تمہارے جیسا احمق یہ نتیجہ نکال لے کہ قرآن مشکوک ہے۔ صحیح آیات وہی ہیں جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں تو وہ صحیح الدماغ انسان کہلانے کا حقدار ہے؟ ......

نتیجہ ظاہر ہے کہ کسی ناقل کی غلطی اصلی کتاب پر کوئی اثر نہیں کر سکتی"

(پاکٹ بک صـ ۵۵۹)

معترض کے اس اعتراف سے صاف عیاں ہے کہ نقل میں غلطی کا امکان ہے اور ایسی غلطیوں کا وقوع نہ تو قرآن کریم پر کوئی اثر رکھتا ہے اور نہ ہی اسے عمداً تبدیلی یا تحریف کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اور اس سے یہ امر بھی اظہر من الشمس ہے کہ ایسی غلطیوں کا اثر ناقل کے علم قرآن و قرآن دانی پر بھی کوئی حرف نہیں آتا یہ بشریت کا لازمہ ہے۔ معترضین در اصل ایسی نکمی باتوں کا ذکر کر کے ان شکستوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں جو علماء اسلام کو حضرت اقدس علیہ السلام کے مقابلہ میں پے در پے قرآنی معارف کے بیان اور فصاحت و بلاغت و معجزات اور خدمت قرآن کے میدان میں اٹھانی پڑیں۔ جن کی وجہ سے ان کے نائب رسول صلعم ہونے کی قلعی کھلی اور وہ دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔

○

مرمتِ مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات، جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ مرور زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں اور گر گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی براہ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر مرمت مقامات مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا

میرے والد صاحب مکرم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پہلے کچھ حالت بہتر ہو گئی تھی لیکن کچھ عرصہ سے پھر طبیعت خراب رہتی ہے جس کی وجہ سے ہم سب کو بہت تشویش اور پریشانی ہے۔ سب احباب جماعت و بہنوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ مولا کریم میرے والد صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

طالبۂ دعا: شاہینہ افروز فیض آباد۔

مبلغ مدراس کا نیا پتہ

مکرم محمد عمر صاحب فاضل۔

53. B. CHOOLAI MEDU HIGH ROAD

MADRAS - 600094.

اطلاعات بذریعہ الفضل ربوہ

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری

سرگودہا میں احمدیوں کے مکانوں اور دکانوں پر عام حملے لوٹ مار اور آتشزنی

۵؍اکتوبر ۱۹۷۴ء (مطابق ۱۸؍رمضان ۱۳۹۴ ہجری) کو سرگودہا شہر میں احمدیوں پر تشدد کرنے اور انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کی ایک نئی لہر کے دوران ان کی مسجد، مکانوں اور دکانوں پر عام حملے کرکے لوٹ مار اور آتش زنی کا بازار گرم کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی ان حملوں کے دوران ایک مسجد، تیرہ مکانوں اور نو دکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ پانچ احمدیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع بھی ملی ہے۔

احمدیوں کے خلاف تشدد کی اس نئی لہر کا آغاز ۲۷؍ستمبر کو جمعہ کے روز ہوا جب کہ شہر کی بڑی بڑی مسجدوں میں جمعہ کے خطبات میں شہریوں کو اشتعال دلا کر انہیں احمدیوں کا اقتصادی اور سوشل بائیکاٹ دوبارہ شروع کرنے پر اکسایا گیا۔ مزید برآں اسی مضمون کے پوسٹر اور اشتہارات شہر کی دیواروں، بسوں اور کاروں وغیرہ پر چسپاں کئے گئے اس سے اگلے جمعہ کے روز یعنی ۴؍اکتوبر کو اس امر کی کوشش کی گئی کہ احمدی اپنی مسجد میں نماز جمعہ ادا نہ کر سکیں لیکن یہ کوشش نماز جمعہ میں رکاوٹ اور گڑبڑ ڈالنے کے باوجود بارآور نہ ہو سکی۔

اس میں ناکامی کے بعد اگلے روز یعنی ۵؍اکتوبر کی صبح کو راؤ عبدالمنان پر حملہ کو غلط رنگ میں احمدیوں کی طرف منسوب کرکے شہر میں ہڑتال کروائی گئی اور لوگوں کو خواہ مخواہ اشتعال دلا کر جلوس ترتیب دیئے گئے اور احمدیوں کے مکانوں اور دکانوں پر عام ہلہ بول دیا گیا۔ ان کے سامانوں کو لوٹا گیا۔ کچھ سامان کو باہر نکال نکال کر نذر آتش کیا گیا۔ اور ان میں سے بعض کی عمارتوں تک کو آگ لگا دی گئی۔ لوٹ مار اور آتش زنی کا یہ سلسلہ قریباً صبح ۸ بجے شروع ہوا اور رات گئے تک جاری رہا۔ اور یہ سب کچھ جناب صوبائی وزیر اعلیٰ کی شہر میں موجودگی کے دوران ہوا۔ کیونکہ حسب پروگرام اس روز وہ لاہور سے سرگودہا آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اس روز ایک جلسہ سے خطاب بھی کیا تھا۔

مکانوں اور دکانوں (جنہیں نشانہ بنایا گیا) کی کسی قدر تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیہ مسجد سول لائنز کا سامان ہی نہیں لوٹا گیا بلکہ اس کے احاطہ میں لگے ہوئے درخت تک کاٹ ڈالے گئے۔ لوگ مسجد کی اینٹیں اور بالے تک اٹھا اٹھا کر لے گئے۔ جو سامان بچ رہا اسے آگ لگا دی گئی۔

۲۔ محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کی کوٹھی پر حملہ کرکے اس کے سامان کو نذر آتش کیا گیا اور پھر عمارت کو بھی آگ لگا دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں عمارت بری طرح جل گئی۔ کوٹھی کا ٹیلیفون کنکشن کاٹ دیا گیا۔

۳۔ قریشی محمود الحسن صاحب بلاک ۱۸ کے مکان کے سامان کو آگ لگانے کے علاوہ عمارت کو بھی جلا دیا گیا۔

۴۔ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کا مکان مع سامان آگ لگا کر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا کار اور سکوٹر کو بھی آگ لگا کر خاکستر کر دیا گیا۔ کوئی ایک چیز بھی ایسی نہ تھی جو جلنے سے بچ رہی ہو۔ فائر بریگیڈ آگ لگنے کے ایک گھنٹہ بعد پہنچا اور تمام وقت ملحقہ مکانوں کو بچانے کی کوشش میں مصروف رہا۔

۵۔ حاجی جنود اللہ صاحب کا مکان مع سامان جلا دیا گیا۔

۶۔ رانا عبدالغفار صاحب بلاک ۱۲ کے گھر کے جملہ سامان کو باہر گراؤنڈ میں نکال کر اسے آگ لگا دی گئی۔

۷۔ عبدالسلام خانصاحب بلاک ۹ کے گھر کا سامان باہر نکال کر جلا دیا گیا۔ مکان کو بھی آگ لگائی گئی جس سے عمارت کو خاصا نقصان پہنچا۔

۸۔ شیخ محمد شفیع صاحب بلاک ۱۸ کے مکان کو جلا ڈالا گیا۔

۹۔ بلاک ۱۹ میں دو مزید احمدیوں کے مکانوں کو بھی نذر آتش کیا گیا۔ لیکن تفصیل نہیں مل سکی۔

۱۰۔ شیخ محمد الدین صاحب بلاک ۱۹ کے مکان کا سارا سامان باہر نکال کر آگ لگائی گئی اور گھر کے دروازے توڑ ڈالے گئے۔

۱۱۔ ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب بلاک نمبر ۱۱ کی کوٹھی کو بھی آگ لگائی گئی۔

۱۲۔ میاں غلام محمد صاحب بلاک ۲۲ کے مکان کو بھی نذر آتش کیا گیا۔

۱۳۔ ڈاکٹر ایس۔ اے شیخ صاحب سٹلائٹ ٹاؤن کی کوٹھی بھی نہ بچ سکی۔ حملہ آور گروہ نے اسے بھی آگ لگا دی۔

دکانوں کی تفصیل

۱۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے کلینک نیشنل ہسپتال کا سامان مع ایکسرے مشین بازار میں نکال کر جلا دیا گیا۔

۲۔ قریشی محمود الحسن صاحب کی اسلحہ کی دکان کے دروازے توڑ کر اور تمام سامان نکال کر جلا دیا گیا۔

۳۔ شکور بھائی چشمہ والے کی دکان کا دروازہ توڑ کر شوکیس اور تمام فرنیچر توڑ پھوڑ دیا گیا۔

۴۔ ظفر بک ڈپو کو مع کتب جلا دیا گیا ان میں قرآن مجید کے نسخے بھی شامل تھے وہ بھی نذر آتش کر دیئے گئے۔

۵۔ ودود میڈیکل ہال کو مع سامان مکمل طور پر جلا دیا گیا۔

۶۔ ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب کی دکان بھی جلا دی گئی۔

۷۔ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کی دکان کا سامان باہر نکال کر اسے جلا دیا گیا۔

۸۔ ڈاکٹر ایس۔ اے شیخ صاحب کے کلینک واقعہ سٹلائٹ ٹاؤن کا سامان اور عمارت کو نذر آتش کر دیا گیا۔

۹۔ ہری پورہ میں ایک احمدی کی دکان سے بڑی تعداد میں سائیکل لوٹے گئے۔ اور بقیہ سامان کو آگ لگا دی گئی ہے۔

کنری (ضلع تھرپارکر) میں احمدیوں کے خلاف لوٹ مار اور آتش زنی کے افسوسناک واقعات

کنری (ضلع تھرپارکر۔ سندھ) سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ۳؍اکتوبر ۱۹۷۴ء کو بعض مخصوص عناصر نے سراسر ایک من گھڑت واقعہ کو ہوا دے کر اور اس طرح لوگوں میں اشتعال پھیلا کر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو جمع کیا اور احمدیوں کے مکانوں اور دکانوں پر ہلہ بول کر لوٹ مار اور آتش زنی کا بازار گرم کر دیا گیا۔ سراسر جھوٹ اور فریب سے کام لیتے ہوئے مشہور کر دیا گیا کہ نعوذ باللہ ایک احمدی نے قرآن مجید کو نذر آتش کر دیا ہے۔

اس دو ہزار افراد کو جمع کرکے ڈاکٹر شیخ رشید احمد صاحب کے مکان پر بندوقوں اور ریوالوروں سے مسلح ہو کر حملہ کیا گیا اور ان کی ڈسپنسری کو توڑ پھوڑ ڈالا۔ اور ان کے مکان کے عقبی حصہ میں بھینسوں کے باڑہ کو آگ لگا دی اور جب کام پر متعین کے ایک احمدی ملازم حمید احمد نے بھینسوں کے رسے کھول کر انہیں بچانے کی کوشش کی تو ہجوم میں سے بعض لوگوں نے ریوالور اور بندوقوں سے گولیاں چلا کر انہیں موقع پر ہی شہید کر دیا۔ جب ہجوم نے مکان کے اندر داخل ہو کر اسے نذر آتش کرنے کی کوشش کی تو مجبوراً ڈاکٹر شیخ رشید احمد صاحب نے اپنی لائسنس والی بندوق سے ہوائی فائر کئے تب کہیں جا کر مجمع منتشر ہوا۔

بعد ازاں ہجوم نے شہر کا رخ کرکے احمدیوں کی دکانوں کو لوٹنا اور سامان کو نذر آتش کرنا شروع کر دیا۔ پندرہ دکانوں کو لوٹنے کے بعد ان کے بقیہ سامان کو نذر آتش کر دیا گیا۔ احمدیوں کی جن جن دکانوں کو لوٹا اور سامان کو نذر آتش کیا ان کی تفصیل یہ ہے:—

(۱) عبدالسمیع صاحب گودام کریانہ گڈز
(۲) عبدالسلام صاحب کلاتھ مرچنٹ
(۳) مرزا محمد رفیع صاحب میڈیکل سٹور
(۴) عبداللطیف صاحب کلاتھ مرچنٹ
(۵) عبدالسلام صاحب کریانہ مرچنٹ
(۶) مستری رحمت اللہ صاحب دکان فرنیچر

(۷) نور احمد صاحب دکان پان سگریٹ
(۸) مجید احمد صاحب کریانہ مرچنٹ
(۹) محمد الیاس خان صاحب گھڑی ساز
(۱۰) مرزا منصور احمد صاحب " "
(۱۱) مرزا ظفر احمد صاحب جنرل سٹورز
(۱۲) محمد لطیف صاحب " "
(۱۳) ماسٹر خادم حسین صاحب
(۱۴) ماسٹر فضل الدین صاحب سامان سٹیشنری
(۱۵) مجید احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ۔

ان فسادات کی اطلاع ملنے پر میرپور خاص سے پولیس نیز تھرپارکر (سندھ) سے ڈپٹی کمشنر صاحب اور حیدرآباد سے ڈی۔ آئی۔ جی پولیس کزی پہنچے اور حالات کو قابو میں لانے کے لئے مناسب اقدام کئے۔ سیکورٹی فورس بھی بعد ازاں بلالی گئی۔

بھلوال میں آتش زنی

سرگودہا ۶ اکتوبر۔ سرگودہا میں راؤ عبدالمنان پر مبینہ حملہ کو بہانہ بنا کر ۵ اکتوبر کو بھلوال میں ہڑتال کرائی گئی اور ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کے ہسپتال کو آگ لگا کر سامان کو بھی جلا دیا گیا۔ (الفضل ربوہ ۶ اکتوبر ۷۴ء)

دلدوز مظالم کی مختصر اطلاعات

براستہ لنڈن مشن

لندن ۱۶ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) لنڈن مشن کی طرف سے پاکستان میں احمدیوں پر کئے جا رہے مظالم کی تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ سرگودھا میں جو ظلم ہوا ہے اس کی اطلاع آپ کو الفضل سے مل گئی ہوگی۔ درندگی اور بہیمیت کا اتنا خوفناک نظارہ شاید چشم فلک نے کم ہی دیکھا ہوگا۔ احمدیوں کی دکانیں اور ان کے مکانات جلتے رہے، غنڈے دن دھاڑے تباہی مچاتے رہے لیکن کسی کی شرافت کی رگ نہ پھڑکی۔ جس دن یہ طوفان سارے شہر میں برپا تھا اسی دن پنجاب کے وزیر اعلیٰ رامے سرگودہا شہر میں خود موجود تھا۔ فائر بریگیڈ صرف اس وقت ہی آتی تھی جب کسی غیر احمدی کے مکان کو خطرہ ہو جاتا تھا۔ مسجد احمدیہ سول لائن کے علاوہ کل ۳۲ احمدی مکانات اور کوٹھیاں اور ۱۳ احمدی دکانیں اور کاروبار کو نذر آتش کر کے خاکستر کر دیا گیا ہے۔

بھلوال میں دو احمدیوں کے مکانات کو جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے۔

کوٹ مومن میں احمدیوں کو چاقوؤں چھریوں سے شدید زخمی کیا گیا۔

ساہیوال ضلع سرگودہا میں ایک احمدی کو مع سامان وکتب گھر سے نکال دیا ہے

روڈا ضلع سرگودہا کی مسجد کو ۵ اکتوبر کی شام کو آگ لگا کر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ مسجد میں رکھے ہوئے قرآن کریم کے نسخوں کو یہ کہہ کر نذر آتش کر دیا گیا کہ یہ مرزائیوں کا قرآن ہے۔

وزیر آباد میں مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب کے مکان کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب باگورا کے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں اور انگوٹھا نصف کے قریب اڑ گیا نیز دائیں ران اور پیٹ پر بھی زخم آئے۔

پنجاب یونیورسٹی اور کالجوں کے ہوسٹلوں میں احمدی طلباء سے چوہڑوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ان کے کھانے کے برتن الگ کر دیئے گئے ہیں۔ مار پیٹ تو روز کا دھندا ہے۔ ان کو کینٹین وغیرہ سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

سرگودہا سے ایک خط آیا ہے۔ اس کا اقتباس احباب کی اطلاع اور تحریک دعا کے لئے درج ذیل ہے۔

" ۷ ستمبر کے فیصلہ کے بعد یہاں کے کمشنر۔ ایس پی اور دیگر انتظامیہ نے بار بار یہاں مرزا عبدالحق صاحب اور حافظ مسعود احمد صاحب کو یقین دہانی کرائی تھی کہ اب کسی قسم کی لوٹ مار اور آتش زنی اور قتل وغارت گری بالکل نہ ہوگی۔ ہم سب مطمئن تھے کہ چلو تحفظ کا یقین تو ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ تو گہری سازش اور سکیم تھی۔ ہمیں بیگانہ اور بے وقوف بنانے کے لئے۔

۵ اور ۶ اکتوبر کی رات کو اعلان شروع ہو گئے۔ تمام شہر میں کہ مرزائیوں نے مجلس عمل کے سکریٹری پر قاتلانہ حملہ کر کے اسے شدید زخمی کر دیا ہے یہ جھوٹ اور پروپیگنڈا اشتعال دلانے اور فوری طور پر عوام کو بھڑکانے کے لئے کیا گیا۔ چنانچہ اسلام پسند غنڈوں کا ایک بھاری اجتماع آٹھ بجے کے قریب گول چوک میں جمع ہو گیا اور حافظ مسعود صاحب کے گھر کے آگے جمع ہو کر تینوں طرف سے بلڈنگ کا گھیراؤ کر لیا۔ اور تمام دروازے کھڑکیاں توڑ کر اندر آ گئے۔ اور نچلی منزل کے تمام کمروں کے اندر سامان کے اوپر آتش گیر مادہ چھڑک کر آگ لگائی پھر کار اور موٹر سائیکل کو آگ لگائی۔ بعد ازاں چاروں طرف باہر کی طرف سے پچکاریوں میں آتش گیر مادہ اوپر تک پھینکنے لگے۔ حافظ مسعود صاحب۔ اشرف صاحب۔ خالہ صاحبہ اور نسیمہ گھر پر تھے۔ اس کے علاوہ دو اور احمدی بھی تھے۔ بار بار پولیس اور فائر بریگیڈ کو فون کیا مگر بے سود۔ حافظ صاحب اور اشرف صاحب غنڈوں کی مزاحمت اور پتھراؤ سے بہت زخمی ہو گئے۔ اور آگ بجھانے کی بے سود کوشش میں لگے رہے۔ خالہ صاحبہ اور نسیمہ اوپر کی منزل میں تھیں جہاں چاروں طرف آگ تھی اور نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ چنانچہ جب چھتیں گرنے لگیں تو مسجد کی چھت کی طرف سے خالہ اور نسیمہ کو پندرہ فٹ کی بلندی سے نیچے پھینکا پچھلے گھر میں۔ حافظ صاحب۔ اشرف صاحب اور ایک اور احمدی بھائی نے چھلانگ لگائی۔ اور صوبیدار صاحب ابھی لگانے ہی والے تھے تو چھت گر گئی اور وہ دھنس گئے۔ پچھلے گھر والوں نے ایک تاریک سی کوٹھڑی میں سب کو چھپا دیا۔ غنڈوں نے ان کے گھر کی تلاشی لی کہ کہیں یہ کسی کو پناہ تو نہیں دے رہے۔ سب کچھ جلتا رہا اور غنڈے قہقہے لگاتے رہے کہ گھر والے بھی ساتھ ہی خاکستر ہو رہے ہیں۔ اُف! وہ منظر کہ چھتیں دھماکوں سے گر رہی ہیں، شعلے بلند سے بلند تر ہو رہے تھے اور معصوم گھر کے مکین آگ بجھانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔ پھر پولیس کی ایک ویگن میں سب کو بٹھایا گیا اور خالہ جان صالحہ کے گھر چھوڑ آئے۔ خالہ کو دوپٹہ ہمسائی نے دیا سب ننگے پاؤں تھے۔ حافظ صاحب کے جگر پر ایک سنگدل نے اینٹ ماری جس سے بہت درد ہوتی ہے۔ اور سر پر بھی اینٹ سے زخم آئے ہیں۔ سب کے بال جلے ہوئے تھے۔ بازو اور پاؤں بھی زخمی تھے۔ بارہ بجے آگ لگانے کے بعد شہر کی تمام دکانوں اور گھروں کو آگ لگائی۔ عورتیں اور بچے اور مرد سب مار کھاتے پتہ نہیں کس کس طرح نکلے۔ کسی کو کسی کا پتہ نہیں تھا۔ اس کے بعد سٹلائٹ ٹاؤن کا رخ کیا اور یہاں خالہ صالحہ۔ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب۔ مشتاق احمد صاحب کی کوٹھیوں کے قریب نہ آسکے کیونکہ یہاں فوج کا بریگیڈ آفس ہے اور یہاں آنا ممکن نہ تھا۔ پھر ڈاکٹر شیخ صاحب کے تمام کلینک کو نذر آتش کیا۔ مرزا عبدالحق صاحب کی کوٹھی میں بھی کچھ نہیں بچا۔ کچھ لوگ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ بہت سے مرد شدید زخمی ہسپتال میں بے ہوش پڑے ہیں۔ حافظ صاحب پر پھر جھوٹا کیس بنا دیا گیا ہے "۔

صدقات کے متعلق

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو۔ صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کرتا ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس رض کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دوستانہ میچ:- مورخہ ۲۱ اکتوبر ۷۴ء کو احمدیہ فٹ بال ٹیم اور انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قادیان کے درمیان ایک دوستانہ میچ ہوا جس میں احمدیہ ٹیم چار ایک کے مقابلہ میں جیت گئی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔ (نامہ نگار)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۷۶: مَیں سیدہ کلثوم بیگم زوجہ سید غلام ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیندڑا پاڑہ ڈاکخانہ کیندڑا پاڑہ ضلع کٹک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶۰۳۰۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا ذر مہر بذمہ خاوند /۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ میرے پاس زیورات نہیں ہیں۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

الامۃ کلثوم بیگم　گواہ شد خاوند موصیہ سید غلام ابراہیم　گواہ شد۔ محمد احمد ۱۶۰۲۰۷۴

وصیت نمبر ۱۴۰۷۷: مَیں محمد عمران ولد فقیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالسیر (اڑیسہ) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷۰۲۰۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ نہیں ہے۔ مَیں اس وقت دوسرے دوست کی دکان میں کپڑے کی تجارت کے لئے ٹریننگ پا رہا ہوں۔ مجھے اندازاً ڈیڑھ صد روپے ماہوار آمد ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور جب بھی آمدن میں اضافہ ہوگا۔ اور کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میری سب جائیداد۔ آمد۔ متروکہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: شیخ محمد عمران احمدی　گواہ شد: رفیق احمد احمدی بھدرک ضلع بالاسور

گواہ شد: سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۷۸: مَیں رفیق احمد ولد ہارون الرشید احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ سروس عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالسیر (اڑیسہ) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷۰۲۰۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت /۲۷۶ روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں اور اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی۔ یا تنخواہ میں اضافہ ہوگا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم　العبد: رفیق احمد احمدی۔ گواہ شد محمد حاتم خان احمدی

گواہ شد ہارون رشید احمدی بھدرک

معذرت

خاکسار کی بچی کے وفات پا جانے پر متعدد احباب کی طرف سے بذریعہ خطوط افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خاکسار علیحدہ علیحدہ تو ان کو جواب نہیں دے سکا۔ البتہ بذریعہ اعلان ہذا سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اظہار معذرت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

خاکسار: فتح محمد گجراتی درویش

ارضِ بلال رضؓ سے نو وارد احمدی ڈاکٹر کا ایک خط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منشاء الٰہی کے مطابق مجلس نصرت جہاں کو قائم کر کے احمدی ڈاکٹروں سے اپیل کی کہ وہ ارضِ بلال رضؓ میں جا کر طبی خدمات سرانجام دیں۔ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا کے مختلف حصوں میں آباد احمدی ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور اب وہ بحمد اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حسب ضرورت افریقہ میں پہنچ کر بنی نوع انسان کی خدمت میں مشغول ہیں۔

حال ہی میں مکرم میجر ڈاکٹر محمد خان صاحب آف عدن گیمبیا تشریف لے گئے ہیں اور ملک کے دار الخلافہ بانجل سے بائیس میل جانب جنوب ایک معروف قصبہ بریکامہ میں احمدیہ میڈیکل سنٹر کا اجراء کیا ہے۔ مکرم میجر ڈاکٹر محمد خان صاحب کا تعلق پاکستان کے ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں سے ہے۔ لیکن عرصہ دراز سے آپ مستقل طور پر عدن میں مقیم ہیں۔ آپ کی شادی بھی وہاں پر ایک احمدی عرب خاندان میں ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام اپنے خط مورخہ ۱۳ ماہ ہجرت میں بریکامہ میڈیکل سنٹر کے اجراء کے ابتدائی حالات تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پیارے آقا۔ بریکامہ میں احمدیہ میڈیکل سنٹر حضور کی دعاؤں کے بدولت کھلتے ہی کامیابی سے چلنے لگا ہے۔ پندرہ دن میں مَیں نے دو صد سے زائد بیماروں کا علاج کیا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تمام لوگ خوش نظر آتے ہیں۔ مَیں نے تاحال کوئی VISITING HOURS (اوقات کار) مقرر نہیں کئے۔ جب کوئی بیمار آئے مَیں خدمت کے لئے حاضر ہو جاتا ہوں خواہ مجھے نیند سے ہی اٹھنا پڑے۔ بہرحال خدمتِ خلق کے لئے تو یہاں آیا ہوں پھر خادم کو اپنے آرام کو ترجیح دینا واجب نہیں بفضلہ اور مَیں اسی اصول پر عمل پیرا ہوں۔ دوسرے ہر ایک سے انسانی محبت کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خلق کو اس کے عیال قرار دیا گیا ہے۔ اور مَیں اس کے عیال کی محبت اور تندہی سے خدمت نہ کروں تو سراسر تقصیر ہوگی۔ پھر یہ رتبہ کہ میں اللہ کا پرسنل فزیشن ہوں (آنے سے پہلے مجھے خواب میں چھاتی پر بائیں جیب سے اوپر "Sultan's own Personal Physician" لکھا ہوا دکھایا گیا تھا۔ جائے فخر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت میں اب مجھے لذت ہی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پرسنل فزیشن کو اپنی شان کے مطابق شاندار محل رہنے کو آتے ہی دے دیا ہے پھر اس ذات پاک نے آتے ہی اپنے بندوں کا رجوع میری طرف پھیر دیا ہے۔ اگرچہ یہ ایام "Hunger Season" (قحط سالی کا زمانہ) کہلاتے ہیں اور بریکامہ میں کامیابی کے بارے میں لوگ کچھ شک و شبہ کے خیالات بیان کر رہے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے خیبۃ الامل سے بچا لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بریکامہ کے سنٹر کو ملک میں پہلے سے قائم تمام میڈیکل سنٹروں سے زیادہ مقبول بنائے آمین۔ شفا تو دینے والا ہے۔ میں کیا چیز ہوں ابھی تک دوائیوں کا سٹاک بھی میرے پاس نہیں۔ اِدھر اُدھر سے لے کر گذارا کر رہا ہوں تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ شفا پاتے جا رہے ہیں۔

پیارے آقا یہ تو ہوا احمدیہ میڈیکل سنٹر کا میڈیکل کام۔ ساتھ ساتھ لوگوں کو مناسب طریقہ سے تبلیغ کرنے کی کوشش بھی کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں مَیں نے رات کے اوقات میں قرآن کلاس کا افتتاح کیا ہوا ہے۔ چند ایک غیر احمدی دوست آ جاتے ہیں انگریزی کی تفسیر صغیر کا درس ہر روز ہو جاتا ہے۔ میں ساتھ ساتھ قرآنی مطالب کو تفصیل سے ذہن نشین کراتا ہوں ایک مسٹر JASSEY ہیں جنہوں نے ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا۔ قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ ایک مسٹر LAMIN LONMAY ہیں نوجوان ہیں۔ جلد ہی کورس پر شاید ختم ہو جانا یا انگریزی پڑھایا جانے والے

ہم ہیں۔ ایک اور دوست بھی آتے ہیں۔ اپنا سٹاف بھی ہوتا ہے اس طرح سے تھوڑا سا مجمع ہو ہی جاتا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور مجھے اس رنگ میں بھی مفید وجود بننے کی توفیق عطا کرے۔ آمین"

عزت مآب صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں تہنیت نامہ

اور اس کا قابلِ قدر جواب!

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جناب فخر الدین علی احمد صاحب کو بطور راشٹرپتی منتخب ہونے پر اور جناب بی. ڈی. جتی صاحب کو بطور اُپ راشٹرپتی منتخب ہونے پر علیحدہ علیحدہ ہدیۂ تبریک ارسال کیا۔ اس کے جواب میں عزت مآب صدر جمہوریہ ہند کی طرف سے حسبِ ذیل گرامی نامہ موصول ہوا ہے:۔

راشٹرپتی بھون۔ نئی دہلی۔ انڈیا۔

پیارے دوست!

تہنیت اور نیک خواہشات کا پیغام بھجوانے پر مَیں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ اور مَیں اس کی بہت قدر کرتا ہوں۔

بہترین تمناؤں کے ساتھ آپ کا مخلص

(دستخط) فخر الدین علی احمد

(۲)

اُپ راشٹرپتی کی طرف سے موصولہ جواب کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے:۔

پیارے شری احمد!

"بطور اُپ راشٹرپتی میرے انتخاب پر آپ کے ہدیۂ تبریک اور نیک تمناؤں کے اظہار پر تشکرانہ جذبات کے ساتھ مَیں آپ کا ممنون ہوں۔ میرے دل میں اس کی بہت قدر ہے۔

قادرِ مطلق کی برکات اور آپ جیسے بہی خواہوں کی مدد کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ اس اعلیٰ منصب کے فرائض کو مَیں تسلی بخش طور پر سرانجام دے سکوں گا۔"

دستخط بی. ڈی. جتی صاحب (بحروفِ انگریزی)

(VICE PRESIDENT)

اخلاص کا عظیم الشان مظاہرہ

بہت سے دوستوں نے اپنے وعدے دُگنے کر دیئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جماعت کے مخلصین نے بہت ہی فراخدلی کے ساتھ وعدے لکھوائے ہوئے ہیں۔ لیکن جب سے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ کھڑا ہوا ہے ان مخلصین میں سے بہت سے احباب نے جوبلی فنڈ کے وعدوں کو دُگنا کر دیا ہے اور نظارت ہذا میں روزانہ ایسے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں موجودہ جماعتی حالات کے حوالہ سے وعدوں میں اضافہ کے لئے لکھا ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جبکہ جماعتِ احمدیہ کے مخالفین اس کوشش میں ہیں کہ اِس جماعت کو صفحۂ ہستی سے ہی مٹا دیا جائے ہماری جماعت کے مخلصین کا اپنے معیارِ قربانی کو بڑھانا بہترین جواب ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام احبابِ جماعت کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور ہمیشہ بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

رسالہ شبستان دہلی ماہ نومبر ۱۹۷۴ء میں مولانا فارقلیط کا مضمون

اور

احباب جماعت کی رہنمائی کیلئے ایک مفید مشورہ

رسالہ شبستان دہلی بابت ماہ نومبر ۱۹۷۴ء میں محترم مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط سابق چیف ایڈیٹر روز نامہ الجمعیۃ دہلی کا ایک مبسوط مضمون شائع ہوا ہے جس میں بہت سی باتیں حق و انصاف پر مبنی ہونے کے سبب نہایت درجہ قابلِ قدر ہیں۔ محترم مولانا صاحب نے اس بارہ میں اپنی ذاتی رائے اور فیصلہ محفوظ قرار دیتے ہوئے بعض علماء اور دانشوروں کی باتوں کو مرتب رنگ میں پیش کیا ہے۔ اس مضمون پر اخبار ہذا میں حسبِ گنجائش مفصّل تبصرہ بھی کیا جائے گا۔ تاہم احبابِ جماعت کی راہنمائی کے لئے تحریر ہے کہ اس مضمون میں دانشوروں کی طرف سے مسیح کی آمدِ ثانی کے بارے میں روایات پر جو تنقید کی گئی ہے وہ درست نہیں اور نہ ہی صحیح صورتِ حال پبلک کے سامنے آسکی ہے۔ جس کی بناء پر اس حصۂ مضمون سے چند وساوس اور سوالات ضرور ذہنوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ جماعتی لٹریچر میں ان تمام وساوس کے تسلی بخش جواب پہلے ہی موجود ہیں۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تصنیف لطیف "شہادۃ القرآن" جو ۱۸۹۳ء کی تصنیف ہے اس میں حضور علیہ السلام نے انہی مسائل کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا حضور ؑ نے مولانا فارقلیط صاحب کے مضمون کے اس حصہ ہی کو مدِّنظر رکھ کر ۸۱ سال پہلے ان اعتراضات پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔

اسی طرح اس مضمون میں ایک تحریر کا مسودہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ اس کے لئے احبابِ جماعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۱۹۰۱ء میں تحریر فرمودہ مشہور و معروف اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" مطالعہ فرمائیں۔

جب احبابِ کرام ان دونوں کتابوں کو بالاستیعاب مطالعہ فرمالیں گے تو اُنہیں خود بھی اُن پوائنٹس کا علم ہو جائے گا جو جماعتِ احمدیہ اس موقعہ پر پیش کرتی ہے۔ اور زیرِ تبلیغ افراد سے تبادلۂ خیالات کرتے وقت بھی انہی تشریحات اور حقائق کی روشنی میں بات چیت کر سکتے ہیں۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ !!

زکوٰۃ !!

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ کوئی دُوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام تصوّر نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ تمام صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الاداء ہے، اُسے ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ سکوٹرس اور موٹر سائیکل کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY, MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360

منقولات

(۱) پاکستان میں احمدی ظفر اللہ عالمی مدد افلت کا خواہاں

بعنوانات بالا انگریزی روزنامہ "ٹریبیون" چندیگڑھ مورخہ ۲ راکتوبر میں ذیل کی خبر شائع ہوئی ہے :-

"نئی دہلی یکم اکتوبر۔ پاکستانی قومی اسمبلی کے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد کسی سرکردہ قادیانی کی طرف سے اوّلین تبصرہ مسٹر ظفر اللہ خان سابق وزیر خارجہ پاکستان نے کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ پاکستان کو اس فیصلہ سے نقصان پہنچے گا۔

پاکستانی اردو اخبار "نوائے وقت" کو لندن میں انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر ظفر اللہ نے یہ بیان دیا کہ "میں اس امر سے متفق نہیں ہوں کہ اس فیصلہ نے پاکستان کی خانہ جنگی کا راستہ مسدود کر دیا میرے نزدیک یہ فیصلہ پاکستان کی قوت میں اضافہ کا باعث نہ ہوگا۔ ممکن ہے کہ پاکستان کے لئے بھاری مشکلات پیدا کر دے"۔

اس فیصلہ اور دہشت زدگی سے اضافہ پذیر کے دَور دورہ کی مذمت کرتے ہوئے مسٹر ظفر اللہ نے کہا کہ "کسی کے مذہب کا فیصلہ کوئی بھی پارلیمنٹ نہیں کر سکتی۔ ایسا فیصلہ صرف قادرِ مطلق خدا کے اختیار میں ہے۔"

پاکستان میں قادیانیوں کو "ڈرانے دھمکانے اور جبر و تشدد" کی طرف خصوصی اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں اپنی جماعت کے لئے عالمی اداروں کے ذریعہ حصولِ تحفظ کی تدبیر کر رہا ہوں۔

مسٹر ظفر اللہ نے یہ امر صاف طور پر بتایا کہ آپ کا یہ ارادہ ہے کہ حقوقِ انسانی کے کمشن، ریڈ کراس اور مجلسِ اقوامِ عالم کی دیگر تنظیمات پر مزید زور دوں کہ وہ قادیانیوں کی حفاظت کے لئے مداخلت کریں۔ "پاکستان ان تنظیموں کا رُکن ہے۔ اور اپنے احتیاج کے لحاظ میں اُن کی امداد کا طالب ہوتا ہے۔ اور اگر احمدیوں کے نفوس و املاک کے تحفظ کے لئے ان کی مدد طلب کرنا ضروری ہوا تو میں اب بھی ان تنظیموں کی طرف رجوع کرنے میں تردد نہیں کروں گا۔ یہ امر نہ ہی پاکستان کے خلاف غیر ملکی مداخلت اور نہ ہی سازش کے مترادف ہے۔"

(۲)

اے۔ بی۔ شاہ عادل آدم بمبئی کا ذیل کا مراسلہ انگریزی رسالہ "ٹائمز آف انڈیا" بمبئی مورخہ ۲۶ ستمبر میں شائع ہوا ہے :-

"جماعت احمدیہ کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا پاکستان قومی اسمبلی کا اعلان اُن تمام افراد کے نزدیک قابلِ نفرین ہے جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ ایک شہری کے حقوق و فرائض کا عقائدِ دینیہ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیئے۔ پاکستان کے چالیس لاکھ احمدیوں سے آئندہ غیر مسلموں کا سا سلوک ہوگا۔ اور مساوی سطح پر وہ پاکستان کے دیگر مسلمان شہریوں سے مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ سوائے اس امر کے پاکستان کی حزب اختلاف کی پارٹیوں کے اس فیصلہ میں مخالفت کی اصلیت ظاہر ہوتی ہے۔

پاکستان کے قیام کے قلیل عرصہ کے اندر قریباً نصف کروڑ ہنود کو پاکستان سے نکال باہر کرنے کے بعد اب وہاں کے سیاستدانوں اور علماء نے اپنے تعصب کا رُخ ایک مسلم فرقہ ہی کی طرف کر دیا ہے۔

افسوس ہے کہ ہند کے مسلم رہنماؤں نے پاکستان قومی اسمبلی کی اس کارروائی کی مذمت میں ایک لفظ تک نہیں کہا۔ حالانکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی طرف سے "مسلم" کی بالوضاحت بیان شدہ یہ تعریف احمدیوں پر بھی صادق آتی ہے کہ جو شخص نماز کے لئے کعبہ شریف کی طرف منہ کرتا ہے۔"

(ترجمہ)

دعائے نعم البدل

مکرم علم الدین صاحب ہرنگر کی چھوٹی بچی عزیزہ فریدہ بعمر تین سال اپنے فلیٹ کی بالکنی سے گر کر کل مورخہ ۹ راکتوبر ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچی کو احمدیہ قبرستان سیوری میں دفن کیا گیا احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین اور عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور علم الدین صاحب کو نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

خود علم الدین صاحب کی صحت اچھی نہیں رہتی اور اس صدمہ کا اُن کے دماغ پر زیادہ اثر ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

خاکسار : شریف احمد امینی مبلغ انچارج بمبئی۔

نصرتِ دینِ الٰہی کرنے والی خواتین

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ قادیان

ہمارے ہمسایہ ملک پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں۔ لیکن کیا مجال جو خواتین تک کے پائے استقلال میں لغزش آئی ہو۔ اُس ماں کا تصور کریں کہ جسے غذا کی قلت کی وجہ سے دُودھ نہیں اُترا اور نہ ہی اس کی معصوم بچی کو اُوپر کا دُودھ میسّر آیا۔ اور وہ بچی اُس کے سامنے بلکتی اور تڑپتی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اسے قبرستان میں دفن کرنے میں مخالفین مانع ہوئے اور حکامِ ضلع نے ان کے سامنے سپر ڈال دیئے۔ اور مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان ماؤں کا کیا حال ہوگا جن کے ننھے ننھے بچے چھتوں سے گرا کر شہید کر دیئے گئے۔ اور پھر نعشوں کی ہڈیاں ظالموں نے توڑ ڈالیں۔ ان سب مظالم اور بھوک اور پیاس اور بائیکاٹ کے سارے ابتلاؤں میں ہماری مخلص خواتین نے کوئی تزلزل نہیں دکھایا۔

یہ کتنی بڑی قربانی ہے جو انبیاء کی جماعتوں اور اسلام کے دورِ اوّل کی صحابیات کی یاد دلاتی ہے۔ ہم ہندوستان کی خواتین سے صرف ادنیٰ قربانی مال کی مطلوب ہے۔ جس سے ہمیں دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکّل کر کے پُورے اخلاص اور جوش اور ہمّت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(الحکم ۵ رجولائی ۱۹۰۳ء)

اخبار بدر کا
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

خدا کے فضل و کرم سے حسبِ اعلان ۳۱ راکتوبر کی اشاعت کے موقعہ پر ادارہ کی طرف سے بڑے ہی عجز و انکسار اور ادب و احترام کے ساتھ بدر کا خاص نمبر یعنی
"خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر"
پیش کیا جا رہا ہے۔ فی الوقت مقامی طور پر ہمیں کتابت و طباعت کی بعض ایسی مشکلات کا سامنا ہے جس پر تا حال قابو نہیں پایا جا سکا اس وجہ سے ۲۴ راکتوبر کا پرچہ صرف ۸ صفحات پر ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

امید ہے احباب ہماری معذوری کے پیشِ نظر درگزر فرمائیں گے۔ اور دُعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ پیش آمدہ مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر کے سہولت کے سامان کر دے آمین۔

(ادارہ بدر)

اعلانِ نکاح

مکرم شیخ امام صاحب کا نکاح عزیزہ زہرہ بیگم کے ہمراہ بتاریخ ۷ راکتوبر ۱۹۷۴ء بعد نماز عصر بمقام احمدیہ مسجد وڈالان بعوض چھ سو روپیہ نقد مہر خاکسار نے پڑھا۔

اس خوشی میں مکرم شیخ امام صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۵/ روپے اور اعانتِ بدر میں ۵/ دیئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے راحت و سکون اور خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

خاکسار محمد بشیر الدین وظیفہ یاب مدرس وڈالان